"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے، اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنکے ساتھ آئے گا، وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دِل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا، اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہٰی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۶۰)

The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published by **The Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**
2141 Leroy Place, N.W., Washington DC 20008. Ph: (202) 232—3737
Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Athens, OH 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P. O. Box 226
CHAUNCEY, OH 45719

NON PROFIT ORG
U. S. POSTAGE
P A I D
CHAUNCEY, OHIO
PERMIT # 1

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام،

پیشگوئی مصلح موعودؓ کے نشانِ الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں ہو سکتا

اللہ نے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی

زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس خدا کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں

میں جانتا ہوں اور یقین محکم سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ میں فرماتے ہیں :

"مفہوم پیشگوئی کا اگر بنظر یکجائی دیکھا جائے تو ایسا بشری طاقتوں سے بالاتر ہے جس کے نشان الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہ سکتا۔ اور اگر شک ہو تو ایسی قسم کی پیشگوئی جو ایسے ہی نشان پر مشتمل ہو پیش کرے۔ اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۴)

"بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت رُوح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتٰی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کو زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے مگر اُن روحوں اور اس رُوح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۵)

"جن صفاتِ خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دوچند ہوتی اس کی عظمت اور نشان میں کچھ فرق نہیں آسکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی عالی درجہ کی خبر جو ایسے خاص اور اخص آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا مِلنا بیشک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۷)

"میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا، اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دِن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

قادیان دارالامان

جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء

پہلا دن

۲۶ دسمبر کو صبح دس بجے جماعتِ احمدیہ کا ۱۰۰واں جلسہ سالانہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے بابرکت ماحول میں شروع ہوا۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رُوح پرور افتتاحی خطاب سے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اِس جلسہ میں دُنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے سترہ ہزار احمدی وغیر از جماعت مرد و زن نے شرکت فرمائی۔

تاریخی جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کا افتتاح فرمانے کی غرض سے سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بجکر پانچ منٹ پر اپنے خدام کے ہمراہ اپنی رہائش گاہ سے جلسہ گاہ کی طرف پیدل روانہ ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حسبِ معمول تیز تیز قدم اُٹھاتے جونہی جلسہ گاہ میں پہنچے تو فضا فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھی۔

دس بجکر بیس منٹ پر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب عمل میں آئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ناظرِ اعلیٰ صاحب قادیان، ناظرِ اعلیٰ صاحب ربوہ، وکیلِ اعلیٰ صاحب ربوہ اور جلسہ میں شامل ہونے والے ملکوں کے امراء اور صدران مجالسِ خدام الاحمدیہ و انصار اللہ لوائے احمدیت کے لہرانے کی تقریب میں شامل ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرانے کے بعد ہاتھ اُٹھائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف لائے اور کُرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی اور تلاوت کے بعد آیات کا اُردو ترجمہ بھی پڑھ کر سُنایا۔

اس کے بعد ناصر علی عثمان صاحب آف قادیان نے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پاکیزہ کلام

"ہے شکر ربِّ عزّوجل خارج از بیاں"

کے چیدہ اشعار نہایت خوش الحانی کے ساتھ مسلسل نعروں کی گونج میں سُنائے۔

بعد ازاں داؤد احمد صاحب ناصر آف جرمنی نے حضرت فضلِ عمر کی نظم

"ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیاں"
ترنّم کے ساتھ پُر درد لَے میں پڑھی۔

سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں افتتاحی خطاب فرمانے کے لئے ڈائس پر تشریف لائے اور اپنا خطاب شروع کیا جس میں حضور نے سب حاضرینِ جلسہ کو اور ان سب کو جو جلسہ میں شامل ہونے سے کسی وجہ سے محروم رہے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ملنے والی خدائی خبر کی زبان میں "مبارک سو مبارک" پیش کی اور ——— جماعتِ احمدیہ کے سب سے پہلے منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کا ذکر فرماتے ہوئے جس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت بانیٔ سلسلہ کی تازہ تصنیف "آسمانی فیصلہ" پڑھ کر سُنائی تھی، کی روداد پڑھ کر سُنائی اور جلسہ کی بِنا اور غرض وغایت بیان فرماتے ہوئے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی روایت تفصیلاً بیان فرمائی جس میں اُس وقت کی مالی مشکلات اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ان مشکلات کو دُور کرنے کا تذکرہ فرمایا۔ اسی تسلسل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ کے اس شعر "لفاظات الموائد کان اکلی" کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانیٔ سلسلہ کے لنگروں کے دیگر ممالک میں قیام کے حقائق اور اعداد وشمار پر مبنی تفصیل بیان فرمائی۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ پر بے شمار افضالِ باری تعالیٰ کا جامع رنگ میں مختصراً تذکرہ فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کی کثرت سے اِس جلسہ میں شامل ہونے کے متعلق ان کی مالی اور سفر کی صعوبتوں کے چند نمونے بیان فرمائے۔

اِس تناظر میں سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ کی شدید مخالفت میں لوگوں کو قادیان جانے سے روکنے کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے جو مساعی کیں واقعات کی روشنی میں اس کا تذکرہ فرمایا اور یہ حقیقت بھی بیان فرمائی کہ بٹالہ شہر میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کو آج کوئی نہیں جانتا جبکہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر اسی شہر میں نہایت عزّت وتکریم سے کیا جاتا ہے۔ اِس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے نواسے جنہوں نے احمدیت کو قبول کیا کی گواہی بھی بیان فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی طرف سے متعدد رفاہی کاموں کی تفصیل بھی بیان فرمائی اور فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ محض اِس غرض سے بنی نوع انسان کی خدمت بجا لا رہی ہے کہ انسانوں کے دُکھ درد دُور ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہندوستان

میں بعثت کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستان کی جماعتوں کو بطورِ خاص توجہ دلائی کہ ہندوستان کی جماعتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سعادت کو جو خدا نے انہیں دی ہے اپنے ساتھ چمٹائے رکھیں وگرنہ دُنیا کی اگر دوسری جماعتیں اس سعادت کو لے گئیں تو یہ بہت بڑی محرومی ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب قریباً پونے دو گھنٹے جاری رہا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب کے بعد دو معزز مہمانوں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر ٹام کاکس اور گھانا کے منسٹر جسٹس ایکن نے مختصر سا خطاب کیا جس میں انہوں نے اس جلسہ میں شمولیت کو اپنی خوش بختی تصور کیا۔ حضورِ اقدس نے ان دونوں معززین سے معانقہ بھی فرمایا۔ دعا کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی اور حضور پیدل گھر تشریف لے گئے اور دو بجے دوبارہ تشریف لا کر جلسہ گاہ میں نماز ظہر و عصر ادا کیں۔

افتتاحی اجلاس میں حاضرین کی تعداد سترہ ہزار افراد سے زائد تھی اور جلسہ گاہ کا احاطہ کھچا کھچ بھرا ہؤا تھا۔ واضح رہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد کسی امام جماعتِ احمدیہ کا یہ قادیان کا پہلا دورہ ہے قادیان میں پہلا جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے منعقد کروایا۔ اب یہ اس جلسہ سالانہ کا ۱۰۰واں جلسہ ہے جو قادیان میں منعقد ہؤا۔

دوسرا دن — ۲۷ دسمبر

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ جب وقفِ جدید کی تنظیم کا آغاز ہؤا تو حضرت فضلِ عمر (اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے میرا نام اس کی مجلس کے ممبر کے طور پر رکھا۔ آج اس تنظیم کے قیام کے ۳۴ سال بعد اللہ تعالیٰ مجھے یہ توفیق دے رہا ہے کہ میں اس کا ذکر یہاں جلسہ سالانہ کے وقت جمعہ میں کروں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہندوستان میں وقفِ جدید کے چندہ میں کچھ کمزوری دکھائی دے رہی ہے۔ حضرت فضلِ عمر نے جب اس تحریک کا آغاز فرمایا تو یہ فرمایا تھا کہ وقفِ جدید کے کام کے لئے کچھ درویش صفت لوگوں کی ضرورت ہے جو کسی جگہ بیٹھ جائیں اور اصلاح و ارشاد اور تربیت کا کام کریں۔ اس کام کے لئے شروع میں ہر کسی کو ٹریننگ نہیں دی جاتی تھی جیسا کہ اب دی جاتی ہے۔ آج بھی صورتِ حال ایسی ہے کہ تعلیم کی بجائے تقویٰ کو مدِّنظر رکھ کر وقفِ جدید کے معلمین تیار کرنے ہوں گے۔ لمبے کورس کو نظر انداز کر کے معمولی ابتدائی دینی تعلیم کے بعد ان سے کام لینا ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دو قسم کے معلمین کی ضرورت ہوگی ایک وہ جن کو

معمولی دینی تربیت دی جاسکے اور دوسرے وہ جن کو زیادہ دینی علم سکھایا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے تحت ہندوستان میں ایک نئی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے حکومتِ ہندوستان سے درخواست کی ہے کہ ہمیں باہر سے معلمین بھجوانے کی اجازت دی جائے اگر ہندوستان کی حکومت نے اس پر ہمدردانہ غور کیا تو مَیں ہندوستان کے لئے وقفِ عارضی کی تحریک کروں گا تاکہ یہاں ایسے لوگ آئیں جو امن اور سچائی کو پھیلانے والے ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آجکل خدا کے فضل سے قادیان میں اتنی رہائشی جگہیں بن چکی ہیں کہ باہر سے آنے والوں کو کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے گی۔

وقفِ جدید کے لئے تربیت دینے والے اساتذہ کے ذکر میں حضور نے فرمایا کہ مَیں نے بعض عرب احمدیوں سے ذکر کیا کہ کیا وہ تدریس کی غرض سے قادیان جاکر رہنا پسند کریں گے تو انہوں نے بڑی خوشی سے میری اس آواز پر لبیک کہا۔ اسی طرح سے انگریزی دان لوگوں کی بھی ضرورت ہوگی اور ان سب کوششوں سے قادیان کے جامعہ کا معیار بھی بہت بلند کیا جاسکتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہم جو مدرسہ یا وسیع جامعہ یہاں بنانا چاہتے ہیں اس کا مقصد اعلیٰ درجہ کے دینی سُوجھ بُوجھ رکھنے والے پیدا کرنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ماضی میں قادیان میں بسنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ جبکہ یہاں پر معمولی مزدوری کرنے والے تقویٰ کے ایسے اعلیٰ معیار پر فائز تھے کہ لوگ ان کو دعا کیلئے اور اللہ سے راہنمائی حاصل کرنے کے لئے درخواست کرتے تھے۔ اس زمانہ میں تقویٰ کی تعریف قادیان میں پورے جوبن پہ تھی۔

حضور ایدہ اللہ نے ہندوستان کے لئے اس مجوزہ سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مہینہ تو یہ پیغام جماعتوں تک پہنچانے میں لگے گا۔ پھر دو ماہ میں لوگوں سے درخواستیں لی جائیں گی تین ماہ جامعہ کا نصاب تیار کرنے میں لگ سکتے ہیں اور پھر چھ ماہ تربیت حاصل کرنے میں لگیں گے۔ اِس طرح سے پہلا پھل ہمارے ہاتھ آنے تک ہمیں بہرحال سال بھر کا انتظار کرنا ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے وقفِ جدید کے چندے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ چند سال قبل مَیں نے اِس تحریک کو چندے کے اعتبار سے بین الاقوامی کر دیا تھا۔ اس کے بعد امریکہ، کینیڈا، انڈونیشیا اور بعض ممالک نے اس پر بڑی خوش دلی سے لبیک کہا لیکن ہندوستان میں وقفِ جدید کے چندے کا معیار وہی ہے جو پہلے تھا۔ حضور نے فرمایا شاید بیرونی مدد کمزوری کا باعث بن رہی ہے لیکن ایمان والوں کو تو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ بیرونی ممالک بے شک آپ کے لئے کوئی احسان نہیں

کہ رہے لیکن آپ تو وہ ملک ہیں جہاں سے خدا کا نور نازل ہؤا۔ جہاں سے احمدیت کا سوتا پھوٹا۔
ایک وقت تھا کہ اکیلا ہندوستان ساری دُنیا کی ضرورتیں پوری کرتا تھا۔ اب بھی اللہ کے فضل سے نیک مقاصد کے لئے سر بلند کئے جاسکتے ہیں تقسیم ملک کے بعد بعض کمزوریاں پیدا ہوئی ہیں لیکن ہندوستان کو از سرِ نو اپنی جماعتوں کا جائزہ لینا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا میں یہ جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کو اپنی ضروریات کی استطاعت بخش رکھی ہے اس لئے ضروری ہے کہ اہلِ ہندوستان مالی قربانی میں، خدا کی راہ میں زندگیاں وقف کرنے میں اور خدمتِ دین کے میدانوں میں آگے آئیں۔ جن کو اللہ نے دولت عطا کی ہے وہ اللہ کو دیں گے تو اللہ نے کم از کم دس گنا بڑھا کر واپس کرنے کی خوشخبری دے رکھی ہے اور اس سے زیادہ جتنا وہ چاہے بڑھا دے اس کی تو کوئی حد نہیں۔

حضور نے فرمایا وقفِ جدید کے میدان میں باہر کے لوگ بہت آگے بڑھ چکے ہیں ہندوستان والوں کو چاہیئے کہ اپنے اعزاز کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ روحانی میدانوں میں رقابت منع نہیں ہے یہ رقابت اپنے اندر پیدا کریں حتّٰی کہ دوسرے آپ کی ضروریات پوری نہ کریں بلکہ آپ دوسروں کی ضروریات پوری کرنے والے بن جائیں۔

وقفِ جدید کے میدان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاک و ہند اور بنگلہ دیش کو چھوڑ کر جن ملکوں کے نمایاں چندوں کا ذکر فرمایا ان کے نام ترتیب وار اس طرح ہیں:۔
جرمنی، کینیڈا، برطانیہ، انڈونیشیا، جاپان، ناروے، ہالینڈ۔ حضور نے فرمایا فی کس چندہ کے لحاظ سے جاپان ساری دُنیا سے آگے ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ ہندوستان میری آواز پر لبیک کہے گا۔

• جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کے دوسرے دن سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں کی جلسہ گاہ میں جو خطاب فرمایا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیشِ خدمت ہے:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کی ابتداء بچوں کی تربیت کے موضوع سے کی۔ حضور نے فرمایا ہر بچہّ ضرور اپنے ماں باپ کی نقل کرتا ہے۔ ماں باپ کی غلطیوں کے نتیجہ میں اس کو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ دُنیا خود غرضی کی دُنیا ہے اس لئے ماں باپ کو اپنے بچوں کے سامنے ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اللہ نے ماؤں کے پاؤں کے نیچے جنّت رکھی ہے لیکن بعض بدنصیب مرد ایسے بھی ہیں جو اس جنّت کو ماؤں کے پاؤں کے نیچے سے نکال لیتے ہیں یہ عورتوں سے بدخلقی کرتے ہیں تلخی اور غصہ سے پیش آتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن گھروں میں عورت مظلوم ہوتی ہے وہاں جب

خاوند گھروں سے چلے جاتے ہیں تو یہ عورتیں اپنے بچوں کو اپنے خاوندوں کے مظالم بڑھا چڑھا کر بیان کرتی ہیں۔ اس سے وہ اپنا غصہ بھی نکال لیتی ہیں اور اپنے بچوں سے ہمدردی بھی حاصل کر لیتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ باتیں بہت بُری ہیں۔ ایسی عورتیں اپنے عمل سے اپنے بچوں کو برباد کر رہی ہیں۔ یہ بچے جب بڑے ہو کر خاوند یا بیوی بنتے ہیں تو یہ آئندہ نسلوں کے لئے مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو عورتیں اپنے خاوند کے ظلم اور اپنے بچوں کے درمیان دیوار بن جاتی ہیں وہ اچھی اولاد دُنیا کو دیتی ہیں۔ خاوندوں کے ظلم کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا اولاد پر ظلم کرنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گھر کے معاشرہ کو جنّت بنانا آسان کام نہیں ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کی تربیت کی زیادہ ذمہ داری عورتوں پر ڈالی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ ہندوستان کے بارے میں بھی مجھے اِس بات کی خوشی ہے کہ ہر طرف سے ان کا قدم ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قادیان کی لجنہ کی مجلسِ عاملہ کی رپورٹوں کا مَیں غور سے مطالعہ کرتا ہوں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر چیز ٹھیک اور درست ہے اور صحیح مقام پر ہے۔ لجنہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے جو غیر معمولی مقام عطا کیا ہے اگر وہ اس کی شکر گذار رہیں تو اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطا کرے گا۔

علمی اور تربیتی لحاظ سے لجنہ اماء اللہ ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک سال پہلے ناظرہ قرآن کریم جاننے والی عورتوں کی کُل تعداد ہندوستان میں ۲۸۱۹ تھی ایک سال کی لمبی محنت اور کوشش کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد بڑھ کر ۳۳۵۲ ہو گئی۔

مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہندوستان کی لجنات میں قادیان کی لجنہ اِس میدان میں بے مثال نمونہ دکھانے والی ہے حالانکہ اس میں اتنی مالی استطاعت نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا جب مَیں نے مراکز کی تحریک کی تو قادیان کی بچیوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی گُجیاں بھی توڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ بعض جگہ کروڑوں کی قربانی بھی رَدّ کر دیتا ہے مگر اخلاص کے ساتھ چند کوڑیاں بھی خدا کی راہ میں پیش کی جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ خدا نے ان چند کوڑیوں کو بھی پیار کی نگاہ سے دیکھا ہو گا۔

دعوت اِلی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہندوستان کی خواتین اِس میدان میں بھی اچھا کام کر رہی ہیں۔ ہندوستان کی ۱۸۳ داعیات نے اپنے عہد کو پورا کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنگال کے ایک گاؤں کا ذکر فرمایا جہاں ایک بیوہ نے بیعت کی پھر اس کے ذریعہ سے تین عورتوں نے بیعت کی تو ان عورتوں کے خاوندوں نے ان کو طلاق دینے کی دھمکیاں

دیں لیکن ان عورتوں نے کہا کہ اگر ہمارے سر بھی تن سے جُدا کر دو تو ہم (حضرت بانیٔ سلسلہ) سے اپنا تعلق نہیں توڑیں گی۔ اس کے بعد ان تینوں نے مل کر مزید تیس ۳۰ کو جماعت سے وابستہ کر دیا۔ (اس موقعہ پر زبردست نعرے بلند کئے گئے)۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر خواتین چاہیں تو وہ عظیم انقلاب پیدا کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صاحبِ ایمان خواتین سے ہر صحتمند مقابلے میں مردوں سے آگے بڑھنے کی توقع کی ہے۔ عورتوں کو کہا گیا ہے کہ ہر نیکی کے میدان میں آگے بڑھو مرد اگر پیچھے رہ گئے تو ان کو پیچھے چھوڑ دو۔ جس طرح ایک جنگ میں خواتین نے پسپا ہو کر پیچھے ہٹنے والے مردوں کو خیموں کے ڈنڈے اکھاڑ کر مارے تھے اور کہا تھا کہ یا دشمن کے ہاتھ سے مرو یا ہمارے ڈنڈوں سے مرجاؤ تو مردوں کی غیرت جاگ گئی اور انہوں نے اس زور سے حملہ کیا کہ شکست فتح میں بدل گئی۔ حضور نے فرمایا آج بھی ضرورت ہے کہ احمدی عورتیں مردوں کو سبق دیں یہاں تک کہ ان کی بھی غیرت جاگ پڑے اور خدا کرے کہ اس کے نتیجہ میں جو فتح حاصل ہو اس کا سہرا احمدی عورتوں کے سر پر بندھے اور خدا کرے کہ مردوں کو بھی یہ سہرا نصیب ہو۔

تیسرا دن — ۲۸ ردسمبر

جماعتِ احمدیہ کے ۱۰۰ ویں جلسہ سالانہ منعقدہ قادیان دارالامان کے آخری روز سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا پر یہ جلسہ ہندوستان کے وقت کے مطابق قریباً سوا چھ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ آخری اجلاس کی حاضری بائیس ۲۲ ہزار سے زائد تھی۔

سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب سے پہلے تعلیم کے میدان میں اعلیٰ پوزیشنیں لینے والوں کو سرٹیفکیٹ اور سندیں عطا فرمائیں۔ اس کے بعد کینیڈا سے آئے ہوئے ایک کینیڈین نمائندے نے کینیڈا کے وزیرِ اعظم کا مبارکباد اور نیک خواہشات پر مبنی پیغام پڑھ کر سُنایا۔

تقریر کا باضابطہ آغاز کرنے سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفیق حضرت مولوی محمد حسین صاحب کا تعارف کروایا اور حاضرین کو کہا کہ ان کی زیارت کریں۔ حضرت مولوی صاحب کو حضور نے سٹیج پر نمایاں جگہ پر بٹھایا۔ اسی طرح مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کی والدہ محترمہ جن کی عمر سَو سال کے قریب ہے اور جو حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفقاء میں شامل ہیں ان کا بھی ذکر فرمایا اور

فرمایا کہ عورتوں کے حصے میں خواتین ان کی زیارت کریں۔ اسی طرح ایک اور رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ میاں جان محمد صاحب (محمود آباد سندھ) کا ذکر فرمایا تاہم وہ اپنی بیماری کی وجہ سے سٹیج پر نہ آسکے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اس لئے زندہ رکھا ہے تاکہ یہ حضرت بانیٔ سلسلہ کو ملنے والی خدائی خبریں پوری ہوتی دیکھ سکیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ ایک تاریخی جلسہ ہے جو آج اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ یہ اس سو سال کا آخری جلسہ ہے اور سو سال کے بعد جو جلسہ ہوتا ہے وہ آئندہ آنے والے سو سال کے لئے نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا اس جلسہ میں ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے احمدی آئے ہیں۔ کشمیر کے خراب حالات کے باوجود کشمیر سے تین ہزار احمدی آئے ہیں۔ اسی طرح اڑیسہ سے بہت سے احمدی آئے ہیں حالانکہ اڑیسہ سے قادیان پہنچنے میں تین دن اور رات لگ جاتے ہیں۔ اس جلسہ میں بڑی بھاری اکثریت ان لوگوں کی ہے جن کو پہلے کبھی قادیان آنے کا موقع نہیں مل سکا۔

حضور نے اس مرحلہ پر مہمان نوازی کرنے پر قادیان کے ہندو اور سکھ احباب کا شکریہ ادا کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج دنیا میں جو انقلابات رونما ہو رہے ہیں ان کا گہرا تعلق جماعتِ احمدیہ سے ہے۔ روس میں جو حالیہ تبدیلی آئی ہے اس نے یہ بات بتا دی ہے کہ بیسویں صدی کے شروع میں آنے والے روسی انقلاب کا ماحصل کچھ بھی نہیں تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے زارِ روس کی تباہی کے بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مشہور نظم ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار

کے کئی اشعار سنائے اور روس میں احمدیت کے بارے میں جو خدائی خبریں اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ کو دی ہیں ان کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ حضرت فضلِ عمر کو اللہ تعالیٰ نے ایک کشفی نظارہ کے ذریعہ بتا دیا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب امریکہ اور برطانیہ روس کی مخالفت سے دستکش ہو جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ عالمی حالات کے بارے میں جو باتیں میں بتا رہا ہوں یہ سیاست کی بات نہیں ہے یہ انسانی ہمدردی سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں۔ ایک طرف غریب ملکوں کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہے۔ امیر ممالک اور قومیں امیر تر ہو رہی ہیں جبکہ غریب ممالک اور قومیں غریب تر ہوتی جا رہی ہیں۔ دُکھ خواہ ہندو کا ہو یا سکھ کا یا احمدی کا ہو یا غیر از جماعت کا یہ

سب کا مشترکہ دُکھ ہونا چاہیئے۔ اس مقصد کے لئے مذہب بہت اہم کردار ادا کر سکتا ہے تیسری دُنیا کے ممالک اور قوموں کو چاہیئے کہ وہ عوام کو اکٹھا کریں۔ ہمسایہ ممالک میں بہترین تعلقات ہوں۔

حضور نے فرمایا پہلے یہ بات تھی کہ روس کی موجودگی سے بہت سے غریب ممالک امیر ممالک کے ظلم کا نشانہ بننے سے اِس لئے بچ جاتے تھے کہ ظالم کے سر پر روس کا ہوّا سوار رہوتا تھا لیکن اب جو صورتِ حال پیدا ہوگئی ہے اس کے نتیجہ میں غریب ممالک اپنے آپ کو نہتا اور غیر محفوظ سمجھنے لگ گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان مسائل کا حل حضرت بانیٔ سلسلہ نے اپنی کتاب پیغامِ صلح میں بیان کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے پیغامِ صلح کے بعض حوالے پڑھ کر سُنائے اور فرمایا کہ اتفاق اور اتحاد کی برکت سے آج ہندوستان کے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا آج مَیں جو کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کا ادنیٰ خادم ہوں آپ سب کو بھائی چارے اور امن کی طرف بُلاتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ مذہب کا مقصد امن پھیلانا ہوتا ہے مگر بدقسمتی سے مذاہب کے بعض پَیروکار ہی سب سے زیادہ بدامنی پھیلاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جو مذہب انسان اور انسان کے درمیان محبت پیدا نہیں کر سکتا وہ انسان اور خدا کے درمیان بھی محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ حضور نے فرمایا ابتداء میں سب مذاہب سچے تھے مگر بعد میں ان کے ماننے والوں نے ان میں تبدیلیاں کر دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ہندوؤں اور سِکھوں کی کتب سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر بیان کیا اور ساتھ ہی توحید کے بارے میں دینِ حق کی تعلیم بتائی اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں اس کی تفصیلی وضاحت کی۔

حضور ایدہ اللہ نے سِکھ بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے ہمارے سِکھ بھائیو! جنہوں نے ہم سے محبت کا سلوک کیا ہے آپ کے اختلافات ایک طرف مگر آپ کو چاہیئے کہ توحید کو اپنے اندر قلبی جوش پیدا کرنے کا موقعہ دیں۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ قادیان دارالامان ہمیشہ دارالامان رہے اور اس کے امن کو پھیلانے میں ہندو اور سِکھ ہماری مدد کریں۔ اِس مرحلے پر حضور نے ہندوؤں کی مذہبی کتاب گیتا سے بھی اشلوک سُنائے۔ اس کے بعد انسانی ہمدردی کے بارے میں اور خدا کی محبت کے بارے میں حضرت بابا گورونانک کے ارشادات گرنتھ صاحب میں سے پڑھ کر سُنائے۔

حضور نے فرمایا اِس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ انسان اور انسان کے درمیان قربت پیدا کئے بغیر مذہب کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

سیّدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے سکھوں کی مذہبی تعلیمات کے حوالے سے فرمایا کہ سکھ بے حد محنتی قوم ہے۔ حضور نے فرمایا مَیں نے دُنیا میں کہیں سکھ بھکاری نہیں دیکھے کیونکہ یہ قوم اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا جانتی ہے۔ اِس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوال نہ کرنے کے بارے میں دینِ حق کی تعلیم بیان فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ انسانی ہمدردی کی تعلیمات پر قائم ہے اور غرباء کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی مقدور بھر کوشش کرتی رہتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ ہندوستان کے غریب لوگوں اور غریب احمدیوں کی خوشحالی کے لئے ایک سکیم شروع کرے گی جس کے تحت غریب احمدیوں کے علاقوں میں صنعتیں قائم کی جائیں گی۔ حضور نے فرمایا دینِ حق نے جتنی تاکید دوسروں کی حاجات پوری کرنے کے بارے میں کی ہے اَور کسی مذہب نے اتنی تلقین نہیں کی۔

آخر میں حضور نے فرمایا مجھے قادیان کی بستی سے بے حد محبت ہے۔ ہر احمدی کو بھی قادیان سے لازوال محبت ہے۔

حضور نے فرمایا مَیں دیکھ رہا ہوں کہ آئندہ دُنیا کے امن کو شدید خطرات درپیش ہیں۔ اِس وقت عالمی سیاست کی باگ ڈور امریکہ کے ہاتھ میں ہے اور امریکہ تکبّر کی جس انتہا کو پہنچا ہؤا ہے اس کے بعد تنزّل کا آغاز ہو جایا کرتا ہے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ جب مَیں نے یہاں آنا چاہا تو دعائیں کروائیں جس کے نتیجہ میں اللہ نے بڑی بشارات سے نوازا ہے۔

حضور نے فرمایا مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ میرا قادیان کا پہلا دَورہ تو ہے مگر یہ آخری دَورہ نہیں ہوگا۔ ہم یہاں اللہ نے چاہا تو امن کی حالت میں بھی قادیان آئیں گے۔

حضور نے فرمایا ہمارے یہ جلسے انسانیّت کے احیاء کے لئے ہیں۔ خدا کی قسم یہ جلسہ وہ جلسہ ہے جس پر آئندہ اقوامِ متحدہ کی بنیاد رکھی جائے گی۔ حضور نے ہندوستان اور صوبہ مشرقی پنجاب کی حکومت کا جلسہ کے انتظامات پر شکریہ ادا کیا۔

دعا سے پہلے حضور نے اسیرانِ راہِ مولا کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور دعا کروانے کے بعد فرمایا:

مَیں آپ کو حضرت بانیٔ سلسلہ کے الفاظ میں "مبارک صد مبارک" کی مبارکباد دیتا ہوں۔

ہے شکرِ ربِّ عزّوجلّ

ہے شکرِ ربِّ عزّوجلّ خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا مِلا نشاں

جو دُور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اِس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لَد گئے

اَے سونے والو! جاگو کہ وقتِ بہار ہے
اَب دیکھو آکے دَر پہ ہمارے وہ یار ہے

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں مِلا
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اُس سے ہیں جُدا

دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جُھکا دیا!
گُم نام پا کے شُہرۂ عالَم بنا دیا!

جو کچھ مِری مُراد تھی سب کچھ دِکھا دیا
مَیں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
مَیں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا

مَیں تھا غریب و بیکس و گُم نام و بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کِدھر

لوگوں کی اِس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اَب دیکھتے ہو کیسا رجُوعِ جہاں ہؤا
اِک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہؤا

(دُرِّثمین اُردو صفحہ ۱۰۱ تا ۱۰۷)

حضرت فضل عمرؓ کی حیاتِ طیبہ پر ایک نظر

واقعہ	تاریخ
اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور کی ولادت باسعادت کی عظیم الشان خوشخبری (فضل عمرؓ)	۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء
ولادت باسعادت	۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز ہفتہ گیارہ بجے شب بمقام قادیان
عقیقہ	۱۸ر جنوری ۱۸۸۹ء
قرآن مجید ختم کرنے کی مبارک تقریب	۷ر جون ۱۸۹۷ء
تعلیم الاسلام سکول میں داخلہ	۱۸۹۸ء
حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دستِ مبارک پر بیعت	
انجمن تشحیذ الاذہان کی بنیاد	۱۹۰۰ء
پہلی شادی (حضرت ام ناصر کے ساتھ)	نکاح ۱۹۰۲ء، شادی ۱۹۰۳ء
مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ میں شمولیت	جنوری ۱۹۰۶ء
رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجراء	مارچ ۱۹۰۶ء
مجلس انصار اللہ کا قیام	۱۹۱۱ء
اخبار الفضل کا اجراء	جون ۱۹۱۳ء
امامت ثانیہ کے بابرکت عہد کا آغاز	۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء
پہلی مجلس شوریٰ	۱۲ر اپریل ۱۹۱۴ء
لنڈن میں احمدیہ مشن کا قیام	اپریل ۱۹۱۴ء
سیلون اور ماریشس میں دعوتِ احمدیت	۱۹۱۵ء
مینارہ کی تکمیل	دسمبر ۱۹۱۶ء
قرآن مجید کے پہلے پارہ کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت	۱۹۱۶ء
دنیا کے ۱۸ حکمرانوں کو دعوت احمدیت	۱۹۱۸ء
نظارتوں کے نظام کا قیام	۱۹۱۹ء
امریکہ اور افریقہ میں احمدیت کا آغاز	۱۹۲۱ء
مجلس مشاورت کا باقاعدہ آغاز	۱۹۲۲ء
احمدی مستورات کی لجنہ اماء اللہ کے نام سے تنظیم	۱۹۲۳ء
پہلا سفر یورپ اور لنڈن میں بیت الفضل کی بنیاد	۱۹۲۴ء
محکمہ قضاء کا اجراء	۱۹۲۵ء
احمدی مستورات کے جلسہ سالانہ کا آغاز	۱۹۲۶ء
نصرت گرلز سکول کا اجراء	۱۹۲۵ء
اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا آغاز	۱۹۲۸ء
آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام اور اس کی صدارت	۱۹۳۱ء
تحریک جدید کا آغاز	۱۹۳۴ء
مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام	۱۹۳۸ء
امامت ثانیہ کی سلور جوبلی کی عظیم الشان تقریب	۱۹۳۹ء
ہجری شمسی تقویم کا آغاز	۱۹۴۰ء
فضل عمر کا مصداق ہونے کا دعویٰ اور ہوشیارپور لدھیانہ، لاہور اور دہلی کے عظیم الشان جلسوں میں حضور کی معرکۃ الآرا تقریریں	۱۹۴۴ء
تعلیم الاسلام کالج کا قیام	۱۹۴۴ء
فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام	۱۹۴۶ء
دنیا کی آٹھ مشہور زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی تکمیل کا اعلان۔	۱۹۴۶ء
نئے مرکز ربوہ کا افتتاح	۱۹۴۸ء
جامعہ نصرت کا قیام	۱۹۵۱ء
حضور پر قاتلانہ حملہ	۱۹۵۴ء
قرآن کریم کے ڈچ ترجمہ کی اشاعت	″
دوسرا سفر یورپ	۱۹۵۵ء
تحریک وقف جدید کا آغاز	۱۹۵۸ء
قرآن کریم کے جرمنی ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت	۱۹۵۹ء
امامت ثانیہ کے پہلے پچاس برس پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر اور دعائیں	۱۹۶۴ء

"اپنے ایمانوں کو بڑھاؤ۔ اپنے تفرقے دور کرو۔ اور ذکر الٰہی کثرت سے کرو۔"
— حضرت فضل عمرؓ

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے
آپ سبکو بہت بہت مبارک ہو

جلسہ سالانہ قادیان کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر جنوری ۱۹۹۲ء
(بیتِ اقصیٰ قادیان)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج یہ چوتھا جمعہ ہے جو مجھے احمدیت کے مستقل مرکز میں ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

حضورِ انور نے جلسہ سالانہ کی برکات اور اس کے فیوض کا تذکرہ فرمایا نیز فرمایا کہ آج یہ جلسہ صرف ایک جگہ نہیں بلکہ دُنیا کے ۱۲۶ ممالک میں ممتد ہو چکا ہے اور وہ جلسہ جو ۷۵ افراد سے شروع ہوا تھا دُنیا کے بہت سے ممالک میں جلسوں میں حاضرین ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوتے ہیں ـــــ اور ـــــ وہ لنگر جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود ... نے رکھی تھی اب دُنیا کے بہت سے ممالک میں جاری ہو چکا ہے۔

فرمایا کہ اس جلسہ میں لوگ دُور دُور سے آکر شریک ہوئے۔ وہ جذباتی لحاظ سے بہت دولتیں سمیٹ کر یہاں سے رخصت ہوئے۔ ان کا تصور وہ لوگ نہیں کر سکتے جو شامل نہیں ہو سکے۔ لیکن مَیں اُن لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں کہ یہ جذباتی لذتیں عارضی ہیں اور چند سینوں سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ یہ دولتیں اور لذتیں اسی رنگ میں دائمی ہوں گی کہ ان کا فیض آئندہ صدی تک جاری رہے اور قربانیوں کے پھل آئندہ سو سال بعد بھی نظر آئیں ـــــ فرمایا۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ آپ میرا یہ پیغام سمجھ گئے ہوں گے۔

فرمایا کہ بعض مخلصین یہ سمجھنے لگے ہیں کہ قادیان واپسی کے اب سامان ہو چکے ہیں حالانکہ یہ جذباتی باتیں ہیں حقیقت شناسی سے ان کا کوئی بھی تعلق نہیں کیونکہ دُنیا کی تاریخ میں جہاں بھی ہجرت کا ذکر ملتا ہے وہاں اُس جگہ پر واپسی پیغام کی فتح کی صورت میں ہی ہوئی ہے۔ مذہب کی دُنیا میں جغرافیائی فتح کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر کہیں جغرافیائی فتح ہوئی ہے تو وہ بھی پیغام کی فتح کے ساتھ حقیقی بنی ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں کھول کر بتایا ہے کہ حقیقی فتح کیا ہے۔

چنانچہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ النصر کی آیات پڑھیں اور ان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سورۃ میں یہ نظارہ پیش نہیں کیا گیا کہ غیر علاقہ میں فوج کشی کر کے اس میں دندناتے پھرو گے بلکہ فرمایا فتح یہ ہے کہ تم دیکھو گے کہ لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہی وہ حقیقی اور دائمی فتح ہے جو خدا کے نزدیک معنے رکھتی ہے۔

فرمایا: اگر دُنیا کی جماعتیں چاہتی ہیں کہ احمدیت کے دائمی مرکز میں واپسی ہو تو اس فتح کو مانگیں جس کا سورۃ النصر میں ذکر ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان اور دُنیا کے دوسرے ممالک میں بسنے والے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اُن کے لئے چیلنج ہے کہ وہ آئندہ فعّال محنت کے لئے تیار اور کمربستہ ہوں تاکہ پاکستان میں اور دیگر دُنیا میں احمدیت کا پیغام کثرت سے پھیلے اور لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہوں کیونکہ یہی وہ واپسی ہے جس کی اس طرح داغ بیل ڈالی جائے گی اور مرکز میں واپسی کی خوابوں کی تعبیر کا حق ادا ہوگا۔ فرمایا اگرچہ تعبیر ظاہر کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے لیکن تدبیر کو انتہاء تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ قرآن کریم میں بکثرت ایسی مثالیں موجود ہیں کہ تدبیر نہ ہونے کی وجہ سے تقدیریں ٹل گئیں۔ انذار کی تقدیروں کے ٹلنے کی تو بے شمار مثالیں ہیں لیکن تدبیر نہ ہونے کی وجہ سے تبشیری تقدیریں بھی بدلی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں ایک دفعہ پھر پاکستان کی جماعت اور دُنیا کی ساری جماعتوں کو متنبّہ کرتا ہوں کہ وہ جھرجھری لے کر بیدار ہوں اور پیغام کی فتح کو حقیقت بنا دیں۔ آپ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ میں اس کے لئے صلاحیتیں موجود ہیں ـــــ آپ جیسی دُنیا میں کوئی قوم نہیں ـــــ آپ دُنیا کی ہر تکلیف کو برداشت کر کے توحید سے چمٹے ہوئے ہیں اور ان لوگوں میں شامل ہیں جو رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا ..... فَاٰمَنَّا کے مصداق ہیں۔ آپ مومنوں کی وہ جماعت ہیں جن کے ساتھ خدا کے وعدے ہیں۔ وہ آپ کی کمزوریوں کو دُور فرمائے گا اور رُوبہ اصلاح کرتا چلا جائے گا حتّٰی کہ آپ ابرار میں شامل ہو کر وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ میں جا ملیں گے۔

فرمایا کہ یہ وہ خوبیاں اور صلاحیتیں ہیں جو آپ میں موجود ہیں اور آپ ان سے آشنا تو ہیں لیکن ان کی اہمیت پوری طرح آپ کے دل میں اجاگر نہیں۔ آپ کے ساتھ انقلاب کے تار وابستہ ہیں آپ جاگیں گے تو دُنیا جاگے گی۔ آپ دُنیا کے دل ہیں۔ آپ کے ذریعہ دُنیا کو سعادتیں نصیب

ہوں گی۔ پس اپنے مقام کو سمجھیں اور نئے جوش اور ولولہ کے ساتھ پیغام کو پھیلانے پر کمر بستہ ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی ظاہری حیثیت اور بے بضاعتی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب باتیں اپنی جگہ ہیں لیکن آپ کے لئے خدا کی تقدیر جاری ہو چکی ہے۔ آپ قدم اٹھائیں گے تو خدا کی تقدیر دوڑ کر آپ کے قدم لے گی۔ قرآن کریم نے یہ حربہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر فرمایا کہ جب خدا کے بندے کی تدبیر خدا کے ارادوں کے ساتھ چلنے لگے تو فاصلے تیزی سے کٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر خدا نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ممکن بنایا تھا تو آج بھی ممکن بنائے گا کیونکہ آپ نے وقت کے امام کو پہچانا ہے اور اس کی آواز پر لبیک کہا ہے۔

فرمایا مجھے امید ہے کہ جماعت اپنی اِس ذمہ داری کو سمجھے گی — حضور انور نے ذمہ داری کے فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ ذمہ داری وہ نہیں جو قرآن میں " اِصْرًا " کے معنوں میں بیان ہوئی ہے بلکہ یہ وہ ذمہ داری ہے جس میں آپ کی لگن اور محبت شامل ہے۔ جس طرح ایک عاشق کا اپنے محبوب سے تعلق ہوتا ہے اسی طرح آپ کا اس ذمہ داری سے تعلق ہے۔ ان معنوں میں اس ذمہ داری کو نبھائیں کہ یہ آپ کے دلوں کی آرزو بن جائے۔ آپ کے خوابوں کی تعبیر بن جائے اور قادیان میں واپسی حقیقی فتح کے رنگ میں ظاہر ہو۔

فرمایا کہ ہم جب یہاں آئے تو یہاں کے مکینوں نے بڑی وسعتِ قلبی کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہا اور آوازیں دیں کہ " آپ یہاں ہی آجائیں اور یہیں بس جائیں "۔ یہ تو ان کا حُسنِ اخلاق ہے لیکن درحقیقت یہ وہ آواز نہیں جو احمدیت کو دوبارہ یہاں لائے بلکہ وہ آواز اسے واپس لائے گی جو اُنکی طرف سے اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کے رنگ میں اُٹھے گی !

اِس مضمون کو مزید بیان فرمانے کے بعد حضور انور نے درویشانِ قادیان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے وہ قربانی کرنے والے بھائی جنہوں نے لمبا عرصہ یہاں اِس امانت کی حفاظت کی ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہر احمدی اُن کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ فرمایا اُن کا خیال رکھنے میں ہم سے جو کوتاہیاں سرزد ہوئیں اللہ ہمیں معاف فرمائے آئندہ اُن کی بہبود اور دُنیا و آخرت کے اجر کے لئے ہم ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اُن کے بارہ میں میرے ذہن میں بعض منصوبے ہیں جن پر ہمارے یہاں سے جانے سے پہلے غور ہو گا۔ انشاء اللہ۔ ان کے حالات تبدیل ہوں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی قرآن دانی کا غیروں کو اعتراف

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدماتِ قرآنیہ کے عظیم کارناموں کے پیشِ نظر غیراز جماعت اصحاب کو بھی آپ کی قرآن دانی کا اعتراف ہے۔ مثلاً :

(۱) جناب مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار لاہور نے ایک موقع پر بعض مخالفین احمدیت کو مخاطب کر کے ایک تقریر میں کہا : " احراریو! کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن کا علم ہے، تمہارے پاس کیا دھرا ہے؟ تم میں ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے؟ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے تم لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے گالیاں اور بد زبانی ...... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں، مختلف علوم کے ماہر ہیں، دنیا کے ہر ایک ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔ میں حق بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتا یہ میں ضرور کہوں گا کہ اگر تم نے مرزا محمود کی مخالفت کرنی ہے تو پہلے قرآن سیکھو، مبلغ تیار کرو، عربی مدرسے جاری کرو۔۔ غیر ممالک میں ان کے مقابلہ میں تبلیغ اسلام کرو۔"

("ایک خوفناک سازش" صہ ۱۹۵ - ۱۹۷ مولفہ مولوی مظہر علی صاحب اظہر)

(۲) اسی طرح اُردن کے اخبار "الاردن" نے ۲۱ نومبر ۱۹۴۸ء کے پرچہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن پر تبصرہ میں لکھا ہے : "حضرت امام جماعت احمدیہ دین کے رموز و حقائق اور اس کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور رُوحانیت سے متعلق جملہ علوم سے غیر معمولی طور پر بہرہ ور ہیں اور دین کے بارہ میں بھرپور علم رکھتے ہیں ...... جناب امام جماعت احمدیہ نے اپنی اس تفسیر میں دشمنان اسلام کا بخوبی ردّ کیا ہے، بالخصوص مستشرقین کے پیدا کردہ غلط خیالات اور ان کے اعتراضات کا جواب بے نظیر علمی رنگ میں دیا ہے۔"

(۳) جناب مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر آپ کی خدماتِ قرآنیہ پر خراج تحسین و عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا : "قرآن و علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا اللہ انہیں صلہ دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح تبیین، ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔" ("صدق جدید" لکھنؤ ۱۸ نومبر ۱۹۶۵ء)

(روزنامہ 'الفضل' مصلح موعود نمبر ۱۹۸۴ء)

جماعت کا فرض

"میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت کا ایک بچہ بھی قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتا تو ساری جماعت کو اپنی فکر کرنی چاہیئے جب تک کہ وہ بچہ قرآن کریم ناظرہ نہ جان لے۔" (تقریر تربیتی کلاس، الفضل ۶ مارچ ۶۶ء)

کرموں والی اُچّی بستی

تازہ منظوم کلام حضرت امام جماعتِ احمدیہ برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء

اپنے دیس میں اپنی بستی میں، اِک اپنا بھی تو گھر تھا
جیسے سُندر تھی وہ بستی، ویسا وہ گھر بھی سُندر تھا

دیس بدیس لئے پھرتا ہوں، اپنے دل میں اُس کی کتھائیں
میرے مَن میں آن بسی ہے، تن من دھن جس کے اندر تھا

سادہ اور غریب تھی جنتا، لیکن نیک نصیب تھی جنتا
فیض رسان عجیب تھی جنتا، ہر بندہ، بندہ پرور تھا

سچّے لوگ تھے سُچّی بستی، کرموں والی اُچّی بستی
جو اُونچا تھا نیچا بھی تھا، عرش نشیں تھا، خاک بسر تھا

دھرتی تھی اُس کی آکاشی، اس کی پرجا تھی پرکاشی
جس کی صدیاں تھیں متلاشی، گلی گلی کا وہ منظر تھا

کرتے تھے آ آ کے بسیرے، پنکھ پکھیرُو شام سویرے
پھُولوں اور پھلوں سے بوجھل بُستاں کا ایک ایک شجر تھا

اُس کے سُروں کا چرچا جا جا، دیس بدیس میں ڈنکا باجا
اُس بستی کا پِیتم راجا کرشن کنہیا مُرلی دھر تھا

چاروں اور بجی شہنائی، بھجنوں نے اِک دھوم مچائی
رُت بھگوان مِلن کی آئی، پیتم کا درشن گھر گھر تھا

گوتم بُدھا بُدھی لایا، سب رِشیوں نے درس دکھایا
عیسیٰ اُترا، مہدی آیا، جو سب نبیوں کا مظہر تھا

مہدی کا دِلدار محمد، نبیوں کا سردار محمد
نورِ نظر سرکار محمد، جس کا وہ منظورِ نظر تھا

آشاؤں کی اُس بستی میں، مَیں نے بھی فیض اُس کا پایا
مجھ پر بھی تھا اُس کا چھایا، جس کا مَیں اَدنیٰ چاکر تھا

اِتنے پیار سے کِس نے دی تھی، میرے دِل کے کِواڑ پہ دستک
رات گئے مِرے گھر کون آیا، اُٹھ کر دیکھا تو اِیشر تھا

عرش سے فرش پہ مایا اُتری، رُوپا ہوگئی ساری دھرتی
مِٹ گئی کلفت چھا گئی مستی، وہ تھا مَیں تھا مَن مندر تھا

تجھ پر میری جان نچھاور، اِتنی کرپا اِک پاپی پر
جس کے گھر نارائن آیا، وہ کیڑی سے بھی کمتر تھا

رَب نے آخر کام سنوارے، گھر آئے برہا کے مارے
آ دیکھے اُونچے مینارے، نورِ خدا تا حدِ نظر تھا

مَولیٰ نے وہ دن دکھلائے، پریمی رُوپ نگر کو آئے
ساتھ فرشتے پَر پھیلائے، سایۂ رحمت ہر سر پر تھا

عشقِ خدا مُونہوں پر وَسّے، پھُوٹ رہا تھا نُور نظر سے
اَکھیَن سے مَے پیت کی برسے قابلِ دید ہر دیدہ ور تھا

لیکن آہ جو رستہ تکتے، جان سے گزرے تجھ کو ترستے
کاش وہ زندہ ہوتے جن پر ہجر کا اِک اِک پَل دوبھر تھا

آخر دَم تک تجھ کو پکارا، آس نہ ٹُوٹی دِل نہ ہارا
مُصلحِ عالَم باپ ہمارا، پیکرِ صبر و رضا، رہبر تھا

سدا سُہاگن رہے یہ بستی جس میں پیدا ہوئی وہ ہستی
جس سے نور کے سوتے پھُوٹے، جو انوار کا اِک ساگر تھا

ہیں سب نام خدا کے سُندر، واہے گُرو، اللہ اکبر
سب فانی اِک وہی ہے باقی آج بھی ہے جو کل اِیشر تھا

○

نوٹ :- یہ نظم ادارہ کیسٹ سے اتار کر اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

رپورٹ صحت
حضرت آصفہ بیگم صاحبہ
حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے سینٹ جارجز ہسپتال سے رابطہ کے بعد حضرت بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق

"حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت اپریشن کے فوری اثرات سے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد سنبھل گئی اور عام توقع سے بڑھ کر رو بصحت ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اپریشن کے دوران یہ معلوم ہوا کہ اصل مرض پتہ کی پتھری نہیں بلکہ پتہ کے اندر اور معدہ اور انتڑیوں کے درمیان ایسی رفتہ رفتہ بڑھنے والی رکاوٹ ہے جس کا علاج آپریشن سے نہیں بلکہ جدید ادویہ سے کیا جاتا ہے۔ ورم کے کچھ حصہ کی تفصیلی معائنہ کے لئے جو BIOPSY کروائی گئی۔ ڈاکٹر صاحبان کی رائے میں اس ٹیسٹ کا نتیجہ اطمینان بخش نہیں ہے۔ اس لئے اس کے علاج کے سلسلہ میں اس مرض کی ماہر ڈاکٹر صاحبہ کی رائے لی گئی جنہوں نے بیگم صاحبہ کا تفصیلی معائنہ کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اس ورم کا علاج (بفضلہ تعالیٰ) CHEMOTHERAPY کے ذریعہ ممکن ہے اور جدید ترین ادویہ سے علاج کے نتائج امید افزا ہیں اور فکر کے باوجود مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ یہ طریق علاج آئندہ چند دنوں میں شروع کر دیا جائے گا اور چھ ماہ کے لگ بھگ جاری رکھا جائے گا۔ اصل شفا تو شافیٔ مطلق کے اذن سے ہی عطا ہوگی۔ اس لئے دعائیں جاری رکھنے کی عاجزانہ درخواست ہے۔"

قادیان کی یاد!

منظوم کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ نظم حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۲۴ء میں اپنے پہلے سفرِ یورپ پر فرمائی تھی۔ اس کے منتخب اشعار ھدیۂ قارئین ہیں ——— (ادارہ)

ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیاں
مدعائے حق تعالیٰ مدعائے قادیاں

وہ ہے خوش اموال پر۔ یہ طالبِ دیدار ہے
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں

گر نہیں عرشِ معلی سے یہ ٹکراتی تو پھر
سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں

دعوئ طاعت بھی ہوگا ادعائے پیار بھی
تم نہ دیکھو گے کہیں لیکن وفائے قادیاں

میرے پیارے دوستو تم دم نہ لینا جب تلک
ساری دُنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیاں

بن کے سورج ہے چمکتا آسماں پر روز و شب
کیا عجب معجز نما ہے رہنمائے قادیاں

یا تو ہم پھرتے تھے اُن میں یا ہُوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

آہ کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ بانیلِ مرام
باندھیں گے رختِ سفر کو ہم برائے قادیاں

صبر کر اے ناقۂ راہِ ہُدیٰ ہمت نہ ہار
دُور کر دے گی اندھیروں کو ضیائے قادیاں

ایشیا و یورپ و امریکہ و افریقہ سب
دیکھ ڈالے پر کہاں وہ رنگ ہائے قادیاں

گلشنِ احمد کے پھولوں کی اُڑا لائی جو بُو
زخم تازہ کر گئی بادِ صبائے قادیاں

جب کبھی تم کو ملے موقعہ دُعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہلِ وفائے قادیاں

(کلام محمود صہ ۸۹ بحوالہ الفضل جلد ۱۲ ۲۵ر جولائی ۱۹۲۴ء)

تمام دُنیا میں پھیل جاؤ

(اپنی اور سلسلہ کی عزت کے لئے)
(حضرت فضل عمرؓ)

مجھے شروع سے ہی خیال تھا۔ اور اس خیال کے ماتحت میں نے باہر مشن قائم کئے تھے بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ بیرونی مشنوں پر روپیہ خرچ کرنا بے وقوفی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ یہ خیال صرف اس وجہ سے پیدا ہوا کہ ایسے لوگوں نے سلسلہ کی اہمیت کو نہیں سمجھا اور اسے ایک انجمن خیال کر لیا ہے۔ مذہبی سلسلے ضرور ایک وقت دنیا کے توپ خانوں کی زد میں آتے ہیں اور وہ کبھی ظلم وستم کی تلوار کے سایہ بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔

پس ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ مختلف ممالک میں ان کی شاخیں ہوں تاکہ اگر وہ ایک جگہ ظلم وستم کا تختۂ مشق ہوں تو دوسری جگہ امن کے ساتھ ان کی ترقی ہو رہی ہو۔ پس ہمارا فرض ہے کہ نئے نئے ممالک میں جا کر دعوت الی اللہ کریں۔

روحانیت کی بھی ایک رَو ہوتی ہے جو بعض ملکوں میں دب جاتی ہے اور بعض میں زور سے چل پڑتی ہے پس اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا۔ اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔ پس پھیل جاؤ دنیا میں۔ پھیل جاؤ مشرق میں۔ پھیل جاؤ مغرب میں۔ پھیل جاؤ شمال میں۔ پھیل جاؤ جنوب میں۔ پھیل جاؤ یورپ میں۔ پھیل جاؤ امریکہ میں۔ پھیل جاؤ افریقہ میں۔ پھیل جاؤ جزائر میں۔ پھیل جاؤ چین میں۔ پھیل جاؤ جاپان میں۔ پھیل جاؤ دنیا کے کونہ کونہ میں۔ یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ۔ دنیا کا کوئی ملک۔ دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ تم جہاں جہاں جاؤ۔ اپنی عزت کے ساتھ سلسلہ کی عزت قائم کرو۔ جہاں پھرو اپنی ترقی کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کے موجب بنو۔

پس قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں جا کر احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے۔

پاکستان میں ایک احمدی کی

قبر کشائی کا دلگداز منظر

مکرم رشید احمد چوہدری، لندن

مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۹۱ء کو چک نمبر ۷/R ۱۸۴ کا ایک ۲۵ سالہ احمدی نوجوان مبشر احمد ابن چوہدری بشیر احمد صاحب چٹھہ ٹریفک کے ایک حادثہ میں وفات پاگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

یہ موت نہ صرف احمدی خاندان کے لئے بلکہ سارے گاؤں کے لئے صدمہ کا باعث بنی اور تمام اہل دیہہ نے احمدی خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ جب تدفین کا مرحلہ آیا تو باہمی فیصلہ کر کے مرحوم کو گاؤں کے باہر غیر آباد رقبہ جو بملکیت سرکار ہے یکم اگست ۱۹۹۱ء کو دفن کر دیا۔ گاؤں کے تمام معززین نہ صرف اہل سنت والجماعت کے افراد بلکہ اہل حدیث اور شیعہ حضرات نے بھی قبر کی تیاری اور کفن دفن میں بھرپور حصہ لیا اور حسبِ دستور سوگوار خاندان کے افراد کو تین دن تک کھانا پہنچاتے رہے۔

مگر گاؤں میں دو تین خبیث باطن افراد ایسے بھی تھے جنہوں نے اس موقعہ پر شیطان کا رول ادا کیا۔ وہ فوراً فورٹ عباس اور بہاولنگر شہر پہنچے اور مجلس ختم نبوت کے مولوی محمد اسمٰعیل اور مولوی قدرت اللہ سے ملے اور ان سے کہا کہ وہ مبشر احمد کی قبر اکھاڑنے کی مہم میں شامل ہوں۔ چنانچہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان مولوی صاحبان نے ۲۲ اگست ۱۹۹۱ء کو اسسٹنٹ کمشنر فورٹ عباس صوفی غلام مصطفٰے کو مبشر احمد کی قبر کشائی کی درخواست دے دی اور درخواست میں جھوٹ لکھا کہ مبشر احمد مرحوم کو "مسلمانوں کے قبرستان" میں دفن کیا گیا ہے۔ حالانکہ تدفین غیر آباد رقبہ جو بملکیت سرکار تھا میں عمل میں آئی تھی۔ اسسٹنٹ کمشنر نے بلا تحقیق ڈپٹی کمشنر ضلع بہاولنگر کو بذریعہ خط نمبر AC/F/۱۲۴۲ محررہ ۲۳ اگست ۱۹۹۱ء، پرزور سفارش کر دی کہ قبر کشائی کی جانی ضروری ہے۔ چنانچہ مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۹۱ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر نمبر ۴۲۴۱ / J قبر کشائی کا حکم جاری کر دیا اور حکم میں لکھا کہ

"چونکہ قادیانیوں کو آئین ملک کی رُو سے غیر مسلم قرار دیا جاچکا ہے اس لئے قادیانی مُردہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ناپسندیدہ امر ہے۔ درخواست دہندہ کا مطالبہ جائز ہے اس لئے میں مبشر احمد قادیانی کی قبر کشائی کا حکم جاری کرتا ہوں نعش کو قادیانیوں کے قبرستان یا کسی اور جگہ جہاں اس کے ورثاء دفن کرنا چاہیں دفن کر دیا جائے۔"

گاؤں کے لوگوں کو جب اس حکمنامہ کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ۶ ستمبر ۱۹۹۱ء کو ایک تحریری درخواست کے ذریعہ جس پر ۲۳ شرفاء نے دستخط کئے سب ڈویژنل مجسٹریٹ فورٹ عباس کی خدمت میں دی اور اس میں لکھا کہ

- ہم سب افراد نے جن کا تعلق اہل سنت والجماعت اور اہل حدیث سے ہے باہمی فیصلہ کے ساتھ مبشر احمد کو مربع نمبر ۳۸ کیلہ نمبر ۱۹ جو رقبہ ملکیت سرکار ہے میں دفن کیا ہے۔
- ہم اہالیان چک نمبر ۷/R ۱۸۴ کو مبشر احمد کی موجودہ جگہ پر قبر پر کوئی اعتراض نہیں۔
- متوفی کی قبر مسلمانوں کے قبرستان میں واقع نہیں ہے۔
- یہ معاملہ ہمارے گاؤں کا معاملہ ہے جس میں بیرونی عنصر کو مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔
- ایک تو ہمارے چک کا مخلص نوجوان حادثہ میں ہلاک ہو گیا اور دوسرے اس کے لواحقین کے ساتھ یہ زیادتی کہ قبر کشائی کی جائے۔ ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔

اس درخواست کے ساتھ گاؤں کے متعدد لوگ سب ڈویژنل مجسٹریٹ فورٹ عباس کے پاس پہنچے اور اس کی قبر کشائی کے احکام واپس لینے کے لئے کہا۔ چنانچہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے سفارش کرتے ہوئے لکھا۔

- گاؤں کے ۵۰ تا ۶۰ فیصد لوگوں نے جو علاقہ کے ایم پی اے کے ساتھ آئے تھے میرے رُوبرو بیان دیا ہے کہ انہیں مبشر احمد قادیانی کی قبر پر کوئی اعتراض نہیں ہے میرے خیال میں ان کے دلائل میں وزن ہے اس لئے کہ
- مبشر احمد کی قبر مسلمانوں کے قبرستان سے باہر غیر آباد سرکاری رقبہ میں واقع ہے۔

- جن اشخاص نے قبر کشائی کی درخواست دی ہے وہ غیر متعلقہ ہیں علاقہ کے مکین بھی نہیں بلکہ FANATIC ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں نعش کو اسی قبر میں رہنے دیا جائے جہاں قلعت نیز علاقہ کے مکینوں نے اسے دفن کیا ہے

چنانچہ اس درخواست پر ملک محمد فیروز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہاولنگر نے ۹ ستمبر کو زیر نمبر ۴۴۴۵/J مندرجہ ذیل وجوہات کے پیش نظر قبر کشائی کے احکامات واپس لے لئے۔

- مسلمانوں کی لوکل آبادی نعش اکھاڑے جانے کے خلاف ہے۔
- قبر کشائی کی درخواست غیر متعلقہ افراد کی طرف سے دی گئی ہے۔
- قادیانیوں کے لئے علاقہ میں علیحدہ قبرستان موجود نہیں۔
- محکمہ ریونیو کے ریکارڈ کے مطابق مبشر احمد کی قبر مسلمانوں کے قبرستان میں واقع نہیں ہے۔

اسی ضمن میں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ جس طرح آجکل کے علماء نے جھوٹ کو اپنا پیشہ بنا لیا ہے اسی طرح پاکستانی اخبارات بھی جھوٹ کو فروغ دینے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتے چنانچہ اخبار جنگ لاہور حقائق کو مسخ کر کے مندرجہ ذیل خبر شائع کرتا ہے۔

"مبشر احمد قادیانی کے ورثاء نے اپنے قادیانی قبرستان کی بجائے اسے چک نمبر ۱۸۴/7R میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا تھا جس پر اہالیان چک کے علاوہ دیگر علاقہ کے مسلمانوں نے احتجاج کیا"

(جنگ لاہور ۷ راکتوبر صفحہ نمبر ۲)

ان جھوٹوں کا سہارا لے کر ختم نبوت کے مولویوں نے ایک بار پھر اودھم مچایا اور پانچ چھ دیگر افراد کو ملا کر ایک کونسلر سے درخواست لکھوائی اور ڈپٹی کمشنر بہاولنگر پر دباؤ ڈالا کہ قبر کشائی ضروری ہے وگرنہ علاقہ کا امن تہس نہس ہو جائے گا۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر / ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر نمبر ۴۵۳۹/J مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۹۱ء کو ایک بار پھر قبر کشائی کے احکامات جاری کر دیئے اس مرحلہ پر گاؤں کے بعض معززین نے معاملہ کو سلجھانے کے لئے تجویز دی کہ ایک صلحنامہ تحریر کیا جائے اور فریقین کے دستخطوں کے ساتھ حکام بالا تک پہنچایا جائے چنانچہ اسی دن ایک صلحنامہ تیار ہوا جس پر گاؤں کے نمبردار، ضلع کونسل کے ایک ممبر اور دو کونسلر صاحبان نے بھی دستخط کئے اور لکھا کہ چونکہ اب فریقین میں صلح ہو چکی ہے اور گاؤں کے چھ افراد اس حق میں تھے کہ قبر کشائی ضروری ہے وہ بھی اب راضی ہیں کہ قبر کشائی نہ کی جائے اس لئے قبر کشائی کا کوئی جواز نہیں لہذا یہ حکم واپس لیا جاوے۔ جب یہ درخواست اسسٹنٹ کمشنر فورٹ عباس کے پاس پہنچی تو اس نے اس کی سفارش نہ کی اور معززین کو یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ "مولوی حضرات شور کر رہے ہیں۔ میں یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔"

اس کا یہ جواب سن کر گاؤں کے معززین نے ڈپٹی کمشنر سے درخواست کی مگر وہ بھی مولویوں کی ہٹ دھرمی سے گھبرا گئے اور کہا "مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولویوں کو کون سمجھائے۔ وہ نہیں مانتے میں مجبور ہوں۔"

اس طرح احمدیوں پر ظلم کی داستان پھر دہرائی گئی اور پولیس ایک دفعہ پھر ایک احمدی کی قبر کشائی کے لئے پہنچ گئی۔ ڈی ایس پی پولیس نے گاؤں کے لوگوں پر زور دیا کہ قبر کھودی جائے مگر کوئی شخص بھی اس مکروہ فعل پر راضی نہ ہوا۔ یہ دیکھ کر پولیس کا ایک سپاہی ایک چوکیدار کو پکڑ کر لے آیا اور حکم دیا کہ قبر کھودنی شروع کرو مگر اس نے جواب دیا "تم مجھے گولی سے اڑا دو مگر میں یہ کام ہرگز نہیں کر سکتا۔"

اس طرح پولیس رات ۸½ بجے تھانہ کھچی والا سے چار زیر حراست ملزمان کو لے آئی اور ان سے قبر کھدوائی گئی اس طرح مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات رات ۹½ بجے انتظامیہ نے مبشر احمد مرحوم کی قبر کشائی کی اور نعش کو قبر سے نکال دیا۔ اس طرح مبشر احمد کے ورثاء کو ایک دفعہ پھر دردناک منظر سے دوچار ہونا پڑا۔

مکرم نذیر احمد خادم حضور اقدس کی خدمت میں اس واقعہ کی اطلاع دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ہم سب افراد جماعت و مبشر احمد کے خاندان کے افراد اللہ تعالیٰ کی رضا اور مظلومیت کی اس حالت پر راضی ہیں۔ مبشر احمد کی تدفین دوبارہ اسی رات سوا دس بجے دوسری جگہ کر دی گئی ہے۔"

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کے یہ ننگ انسانیت مولوی صاحبان کب تک لوگوں کے جذبات سے کھیلتے رہیں گے اور کب قوم کو ان اسلام دشمن علماء سوء سے نجات ملے گی ——

اسیران راہ مولیٰ :- سکھر جیل سے دو

اسیران راہ مولیٰ محترم پروفیسر قریشی ناصر احمد صاحب اور محترم قریشی رفیع احمد صاحب رہا کر دیئے گئے الحمد للہ

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

دوسرے اسیران راہ مولیٰ کی رہائی کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

قادیان دارالامان میں جدید تعمیرات

از قلم محمد نسیم خان نائب ایڈیٹر بدر

ایک صدی قبل قادیان ایک ایسی گمنام بستی تھی جس کی شہرت اس قدر بھی نہ تھی کہ گرد و نواح کے افراد بھی اِسے جانتے ہوں۔ آمد و رفت کے ذرائع بھی نہ تھے ضروریات زندگی کی معمولی اشیاء بھی دستیاب نہیں ہوتی تھیں۔ اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا ؎

یاتیك من كلّ فج عمیق
ویاتون من كلّ فج عمیق

(یعنی تیرے پاس اس قدر دور دراز سے لوگ آئیں گے جن کی کثرت سے راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ اسی طرح دور دراز سے تحائف بھی آئیں گے)

ایک بار آپ نے کشفی حالت میں بھی دیکھا کہ قادیان عظیم الشان ایک شہر بن گیا ہے اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے اُونچی اونچی دو منزل یا چو منزل یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں۔ اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں روپیوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے۔ بگھیاں، ٹمٹم، فٹن، پالکیاں۔ گھوڑے۔ شہر میں پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔ (الحکم ۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء)

نیز حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں :۔

"کہ مجھے حضورؑ نے ایک رویا سنایا تھا کہ قادیان بیاس تک پھیلا ہوا ہے اور مشرق کی طرف بھی بہت دور تک اس کی آبادی چلی گئی ہے" (الفضل ۹؍فروری ۱۹۳۲ء)

خلافت رابعہ کے عہد سعادت میں احمدیت کی دوسری صدی کا سورج افق قادیان سے اس شان سے طلوع ہوا ہے جس کی شعاؤں میں غلبۂ اسلام کا پیغام مضمر ہے۔ جہاں اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کے تحت مساجد مشن ہاؤسز، ہسپتال، اسکولز کی تعمیرات ہو رہی ہیں وہاں دوسری طرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی توجہ و رہنمائی میں احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں پیشگوئیوں کے مطابق گوناگوں ترقی، بڑھتی ہوئی ضروریات مہمانوں کی کثرت سے آمد کے پیش نظر تعمیرات کا سلسلہ ایک عظیم منصوبہ کے تحت چلایا گیا ہے۔ حضور انور کی ہدایت پر محترم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ صدر احمدیہ انٹرنیشنل آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن" کی نگرانی و پلاننگ کے تحت قادیان میں وسیع تعمیراتی کام گذشتہ سال سے شروع کئے گئے جس کی عمومی انتظامی نگرانی محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان فرما رہے ہیں۔ اس منصوبہ کے تحت سب سے پہلے ۲۸؍دسمبر ۱۹۹۰ء کو ۲۲ مکانات پر مشتمل بیوت الحمد کالونی کی بنیاد رکھی گئی بفضلہٖ تعالیٰ اب کالونی کا کام تکمیل کے آخری مراحل پر ہے۔ اسی طرح چار یوروپین طرز رہائش کے گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر جاری ہے۔ ہر گیسٹ ہاؤس کی عمارت دو منزلہ ہے جس میں ۱۵۰ افراد کے لئے جملہ رہائشی سہولتیں میسر ہیں۔ اس وقت جو گیسٹ ہاؤسز زیر تعمیر ہیں وہ جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا، انگلستان، جرمنی اور امریکہ کے ہیں جو انہوں نے اپنے اخراجات پر تعمیرات کروائے ہیں۔ اسی طرح تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی پوری عمارت پر دوسری منزل کی تعمیر جاری ہے اس کا کام بھی آخری مراحل میں ہے۔ دارالمسیح کے پرانی تعمیر شدہ عمارتوں کی بھی ضروری مرمت کا کام ہو رہا ہے۔ مستقبل قریب میں انشاء اللہ تعالیٰ مزید وسیع پیمانہ پر تعمیراتی کام کا منصوبہ مدنظر ہے جس میں سڑکوں کی وسعت، مزید گیسٹ ہاؤسز اسکولز، ہسپتال۔ رہائشی مکان اور توسیع مساجد وغیرہ شامل ہیں۔ اس تعمیراتی کام میں درج ذیل مخلص واقفین عارضی نے انتہائی محنت کیساتھ خدمات سرانجام دیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(۱)۔ مکرم ظہورالدین صاحب آف حیدرآباد (آپ شروع سے آخر تک کالونی کی تعمیر میں بطور نگران انجینئر حصہ لے رہے ہیں اس کے علاوہ دارالمسیح، مسجد نور کی مرمت و توسیع میں بھی حصہ لیا ہے) (۲)۔ مکرم فیروزالدین صاحب آف سونگھڑا اڑیسہ (آپ رضاکارانہ وقف کے طور پر سرکاری ملازمت سے چھٹی لیکر تقریباً ۱/۲ ۵ ماہ سے گیسٹ ہاؤسز، ہائی اسکول، مسجد دارالانوار کی تعمیرات میں بطور نگران انجینئر کے کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ کالونی کے کاموں میں بھی حصہ لیا ہے انہوں نے اپنے آخری چار مہینے کے قیام میں چار گیسٹ ہاؤسز کی پہلی منزل کو مکمل کرتے ہوئے دوسری منزل کو بھی قابل رہائش بنایا جو کہ صدسالہ جلسہ سالانہ کے لئے انتہائی اہم ہے۔) (۳)۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب آف ربوہ (آپ نے تقریباً ۱/۲ ۲ ماہ تک گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر میں حصہ لیا۔ (۴)۔ مکرم رفیق احمد صاحب آف ربوہ (آپ نے اپنی بنائی ہوئی ڈیزائن کے ماڈل پر روٹی پکانے کے دو پلانٹس تقریباً چار ماہ وقف کرکے تیار کروائے۔(۵)۔ مکرم محمد عمر قمر صاحب آف ربوہ۔ (آپ نے تقریباً ۴ ماہ وقف کر کے کالونی اور گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر میں حصہ لیا)

(۶)۔ مکرم خالد حسین صاحب آف سورو اڑیسہ؛ (انہوں نے مرکز کے بلاوے پر اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے کر تقریباً سات ماہ سے ہائی اسکول گیسٹ ہاؤسز، مسجد دارالانوار کی تعمیرات میں حصہ لے رہے ہیں) (۷)۔ مکرم مبشر احمد صاحب کیندراپاڑا (اڑیسہ): (آپ نے اپنی سرکاری ملازمت سے رخصت لے کر رضاکارانہ وقف کے طور پر تقریباً ۳ ماہ سے ہائی اسکول و دارالمسیح کی تعمیرات میں حصہ لے رہے ہیں) (۸)۔ مکرم ملک اکرم صاحب آف راولپنڈی۔ (آپ رضاکارانہ طور پر تین ماہ سے تعمیراتی کاموں میں حصہ لے رہے ہیں)

(۹)۔ مکرم روشن علی خان صاحب آف کیرنگ اڑیسہ (آپ بھی رضاکارانہ طور پر شروع دسمبر سے تعمیرات کے کاموں میں حصہ لے رہے ہیں)

ان کے علاوہ مختلف اوقات میں کچھ وقت کے لئے۔ مکرم سمیع صاحب آف لاہور، مکرم راجہ صاحب مکرم منیر طارق صاحب مکرم محمد دین صاحب آف ربوہ، مکرم محمد صدیق صاحب ماریشس مکرم وسیم احسن جمیل صاحب لاہور مکرم منور احمد صاحب و مکرم اسلم صاحب ربوہ نے بھی تعمیری کاموں میں حصہ لیا فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

حمد کے نتیجے میں اطاعت کی رُوح پیدا ہونی چاہیئے

"حمد سننے کے لئے صرف زبان کی حمد کافی نہیں ہے۔ زبان کی حمد خدا نہیں سنتا۔ جب تک اس حمد کے نتیجہ میں اطاعت کی رُوح پیدا نہیں ہوتی اور وہ اطاعت اعمال میں نہیں ڈھلتی۔ اس لئے وہ جو خدا کی تعریفوں کے زبانی جمع خرچ کرتے ہیں ان کی حمد گویا خدا نے سُنی اَن سُنی کر دی۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

عزیز شیخ رشید احمد صاحب وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

(محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق امیر و مبلغ انچارج - امریکہ)

خاکسار کے ہمشیرزاد اور داماد عزیز شیخ رشید احمد صاحب
جو گذشتہ دو تین سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل
چلے آرہے تھے - آخری تین ماہ بیماری کی شدت بہت
تکلیف دہ رہی تھی السر جو سارے جسم میں پھیل چکا تھا
گردے بھی متاثر تھے دل کی حالت بھی تشویشناک
ہو چکی تھی بالآخر جان لیوا ثابت ہوئی اور مورخہ
۲ جنوری جمعہ کے روز NEW ORLEANS میں انتقال
کر گئے اور اپنے حقیقی خالق و مالک اور پیارے
رب کے حضور حاضر ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون
اللہ تعالیٰ عزیز کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند۔
عزیز جماعت نیو آرلینز کے شروع سے ہی
صدر کے طور پر خدمت کرتے رہے اب آکر
بوجہ بیماری معذرت کر دی تھی جماعتی کاموں میں
بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے - یہاں جماعت کا قیام
بھی عزیز کی شب و روز جدوجہد سے ہوا مشن
ہاؤس کی خرید اور قیام میں خاص دلچسپی لی اور
کوشش کی - جماعت کے ہر فرد سے گہرا اور ذاتی
تعلق رکھا - ممباسہ مشرقی افریقہ میں پھر
وسطی افریقہ میں بطور ہیلتھ انسپکٹر
سالہا سال تک ملازمت کے دوران بلا امتیاز
ہر ضرورت مند کی خدمت کی اور اپنے حسن معاملہ
اور شرافت سے گہرے تعلقات قائم کئے - ان
دور دراز علاقوں سے آخری وقت تک عزیز کو
فون آئے اور خیریت دریافت کرنے کے پیغام
آئے - مہمان نواز تھے - اللہ تعالیٰ سے دعا ہے
کہ عزیز مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے
اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل - خاکسار کی
بیٹی عزیزہ حبیبہ سلمہا اللہ کا خود حامی و ناصر
اور کفیل ہو اور عزیز مرحوم کے اکلوتے بیٹے عزیز
عطاء الرب سلمہ اللہ کو برکت والی اور سعادت
مندانہ لمبی عمر و زندگی نصیب کرے - اس وقت
میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہے - زخم
اور غم تو بہت گہرا ہے لیکن مرضی مولیٰ کے سامنے
سر تسلیم خم ہے - مولیٰ کی قضا پر راضی ہیں -
عزیز مرحوم موصی تھے - فی الحال نیو آرلینز
میں ہی تدفین ہو گئی ہے -